حضرت مولانا محمد مالک صاحب کاندھلوی
ٹنڈو الٰہ یار سندھ

انجمن تحفظ ناموس اسلام

ناموس ختم نبوت کی حفاظت اور حکومت کی ذمہ داری

قادیانیوں کے بارہ میں عالم اسلام کے متفقہ فیصلے اور ہماری حکومتوں کی شرمناک سرد مہری

دلائل اور حقائق سے ثابت ہو چکا، تمام عالم اسلام فیصلہ کر چکا، مسلمانوں کے ہر مکتب فکر کے علماء اور محققین اتفاق و اجماع کر چکے کہ قادیانی فرقہ بلاشبہ و تردد دائرہ اسلام سے خارج ایک غیر مسلم ملت ہے۔ عدالتی سطح سے تسلیم کر لیا گیا کہ ہر قادیانی شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ تاریخ اسلام قرن اوّل ہی سے فیصلہ کر چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرح کا دعویٰ نبوت قطعی کفر ہے اور مدعی نبوت نیز اس کے پیرو متبعین سے اسلامی حکومتوں کو جہاد اور مقابلہ لازم ہے۔ تمام دنیائے اسلام میں قادیانیوں کو کافر و غیر مسلم سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مملکت سعودی عربیہ نے اپنی حدود میں ان کا داخلہ بھی ممنوع قرار دے رکھا ہے۔

لیکن حیرت و تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ ہماری حکومتوں نے قرآن و سنّت کے اس صریح فیصلہ اور دنیائے اسلام کے اتفاق و اجماع کا آج تک کوئی لحاظ نہیں کیا۔ اس ملک میں ۲۶ برس کا زمانہ طویل عرصہ گذر گیا اگرچہ اس مسئلہ کے ثابت کرنے کے لئے مزید دلائل کی ضرورت نہ تھی۔ پھر بھی علماء پاکستان نے دلائل کے انبار لگا دیئے، بیانات دیدیئے، بیشمار کتابیں اس موضوع پر لکھ دی گئیں عدالت کے ججوں نے ان دلائل کو تسلیم کر لیا۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود حکومت پاکستان آج تک دنیائے اسلام کے متفقہ فیصلہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ بلکہ جب کبھی بھی مسلمانان پاکستان کی طرف سے اس فرقہ کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا تو حکومت نے ایسا کچھ طرز عمل اختیار کیا کہ ہر مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہوا کہ ہماری اسلامی حکومت اسلام

کے اس بنیادی نظریہ کی حفاظت سے عاجز ہے، حکومت اور حکومت کے زیر اثر اخبارات کی روش سے ایسا ہی محسوس ہوا کہ کھلم کھلا اسلام کے اس بنیادی حق اور مطالبہ کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اور اس کے بالمقابل قادیانیوں کی حمایت کی جارہی ہے۔ حتیٰ کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ کلیدی عہدوں اور بڑے بڑے مناصب پر قادیانیوں کو فائز کیا گیا، جس سے یہی سمجھا گیا کہ اس پورے ملک پر قادیانی ہی مسلط ہیں، اور ان کے منشاء و مرضی کے خلاف کسی کو قدم اٹھانے کی جرأت نہیں، یہودیوں کی سرزمین میں ان کا مرکز قائم ہے جو اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں لگا ہوا ہے۔ اور حکومت نے آج تک اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ حتیٰ کہ پاکستان کی اس مسلسل روش نے عرب ممالک میں یہ تأثر پیدا کر دیا ہے کہ حکومتِ پاکستان قادیانی فرقہ کی خاص رعایت اور حمایت کرتی ہے۔ جس پر انہوں نے نہایت ہی رنج تأسف کے ساتھ شکوہ بھی کیا۔

مسئلہ قادیانیت اور قومی اسمبلی سال گذشتہ یعنی ۱۹۷۳ء میں جب آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی تو مغربی پاکستان کی مرکزی و صوبائی اسمبلیوں میں بھی یہی تحریکیں پیش کی گئیں لیکن افسوس صد افسوس۔ حیرت بالائے حیرت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اسمبلیوں کے اسپیکروں نے اسے خلافِ ضابطہ کہہ کر رد کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پچھلے سال ۲۲ مئی کو قومی اسمبلی میں پیش کی جانے والی قرارداد یہ تھی جس کا نوٹس حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک رکن قومی اسمبلی نے پیش کیا تھا۔ اس اسمبلی کی رائے ہے، کہ پاکستان میں مرزائی جماعت اور اس کے تمام افراد (یعنی قادیانی و لاہوری جماعتوں) کو قرآن و سنت اور اجماعِ امت کے متفقہ فیصلہ کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں علٰحدہ تشخص قائم کرنے کی ہدایت دی جائے۔ یہ اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تحسین و تائید کرتی ہے۔ جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کی رجسٹریشن کرانے پر زور دیا گیا ہے۔ نیز آئندہ کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا بھی دعوئے نبوت کرنے یا ایسے کسی مدعی کی پیروی کرنے والوں کے ساتھ مرتد کا سلوک کیا جائے۔

مغربی پاکستان اسمبلی میں یہ قرارداد پیش کی گئی، لیکن افسوس اور شرم کا مقام ہے، دنیائے اسلام کے اس متفقہ فیصلہ کا ذرہ برابر بھی لحاظ کئے بغیر ہماری حکومت کے اسپیکر صاحب نے

اس قرارداد کو نامنظور اور رد کر دیا۔ جواب قرارداد ملاحظہ ہو:

جواب قرارداد، قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نمبر ایف ۱۷۔ (۱) ۷۳ آر ٹی ۲ اسلام آباد ۴ مئی ۱۹۷۰ء

بخدمت مولانا عبدالحق صاحب رکن قومی اسمبلی۔

موضوع:۔ قادیانیوں کو بطور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا۔

حسب خواہش میں جناب کو مطلع کرتا ہوں کہ قومی اسمبلی کے قواعد و ضوابط کار و انصرام کارروائی کے قاعدہ ۹۰ بملاحظہ قاعدہ ۸۹ کے اسپیکر نے آپ کی مندرجہ بالا قرارداد جس کا نوٹس آپ نے ۲۲ مئی ۱۹۷۳ء کو دیا تھا، نامنظور کر دیا ہے۔

اس کے بعد پھر ایک بار یہی قرارداد اسمبلی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین جدول سوم دفعہ ۴۲ میں جو مسلمان کی تعریف کی گئی ہے۔ اسکی رو سے پیش کی گئی، لیکن ناقابل غور قرار دیکر رد کر دیا۔

اور اس طرح اسپیکروں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان پر ندامت اور شرم کا بدنما داغ لگا کر دنیائے اسلام کی نظروں میں پاکستان کو ذلیل کیا۔

قادیانیت اور عرب ممالک کا فیصلہ | تمام عرب ممالک کے اخبارات و رسائل نے آزاد کشمیر کی قرارداد کی پرزور حمایت و تائید کی تفصیل سے مقالات شائع کئے اور واضح کیا گیا کہ قادیانی فرقہ قطعاً خارج از اسلام اور قادیانیت اسلام پر ایک ضرب کاری ہے۔ شاہ فیصل نے یہی اعلان کیا شیوخ حرمین نے دنیائے اسلام کے اس فیصلہ کو واضح کرتے ہوئے، تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس بات کی دعوت دی کہ جن بلاد میں یہ فتنہ موجود ہے۔ وہاں کی حکومت اور مسلمانوں کے ذمہ فرض ہے کہ وہ اس ناپاک فتنہ سے اپنی سرزمین کو پاک کریں۔

رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد صالح القزاز نے تمام اسلامی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور مسلمان ملکوں میں اس گمراہ فرقے کو اپنا شر پھیلانے کی کسی طرح اجازت نہ دی جائے۔ اخبار العالم الاسلامی اشاعت، ۱۹۷۳ء (بحوالہ دشکریہ ہفت روزہ المنبر) میں آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کی تعریف کی گئی۔ اور اس قرارداد کو تمام اسلامی حکومتوں کے لئے قابل تقلید رکھا گیا۔ صدر آزاد کشمیر اور ان کی جماعت کو مبارکباد دی۔ اخبار العالم الاسلامی نے اس قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ قادیانی پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کو پارہ پارہ کرنے میں برابر کے شریک ہیں ان کا نظریہ ہے کہ پاکستان کا اتحاد اور اسکی سالمیت ان کے عزائم میں سب سے بڑی رکاوٹ

ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ اس فرقہ کے لوگ حکومت پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔ اس مسئلہ پر حکومت پاکستان کا خاموش رہنا انتہائی خطرناک ہے۔"

(اخبار العالم الاسلامی بحوالہ المنبر لائل پور)

رابطہ عالم اسلام کا تار جناب بھٹو کے نام | اسی کے ساتھ رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری نے حال ہی میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو اس مضمون کا ایک مفصل تار بھیجا۔ اس تار کی خبر اور اس کا پورا متن مکہ معظمہ کے اخبار الندوہ ۱۰ر جون ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں شائع کیا۔

تار کا متن یہ تھا:

"رابطہ عالم اسلامی حکومت آزاد کشمیر کی اس قرارداد پر کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں، اطمینان اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ یہ نہایت حکیمانہ موقف ہے۔ کیونکہ جناب صدر پر مخفی نہیں ہے کہ یہ جماعت جو کہ اسلام کا دعویٰ کرتی ہے ایسے فاسد عقائد کی حامل ہے کہ جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ رابطہ عالم الاسلامی نہ صرف اس قرارداد کی تائید کرتا ہے۔ بلکہ دوسری اسلامی حکومتوں سے بھی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ وہ بھی اس قسم کی قراردادیں منظور کریں گی۔ اور گمراہ فرقہ کے شر سے مسلمانوں کو نجات دلائیں گی جو مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔"

نا معلوم نہیں کہ ہماری اسلامی سلطنت کے وزیر اعظم نے اس پیغام کا کیا جواب دیا۔

مکہ کی عالمی اسلامی کانفرنس کی قرارداد | تعجب کی بات ہے کہ ہمارے اخبارات نے بھی اس طرح کی کوئی خبر نہیں شائع کی حال ہی میں ۱۹ر اپریل ۱۹۷۴ء کی شام کو مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے زیر سایہ دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں اور سربراہوں اور مشاہیر علماء اور صحافیوں پر مشتمل ایک عظیم کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ باطل مذاہب کے بارہ میں قراردادیں مرتب کرنے والی کمیٹی کے چیرمین علامہ صواف نے قرارداد پیش کرنے سے قبل قادیانی فتنہ کا تعارف کرایا اس کی تاسیس سے سامراجی حرکات کا ذکر کیا۔ اور ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانیوں کے سیاسی کردار سازشوں اور منصوبوں کو طشت ازبام کیا ان تمام حقائق و تفصیلات کے بعد یہ قرارداد نہایت جوش و خروش سے منظور کی گئی قادیانی قرآن وسنت اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور خارج از اسلام گروہ ہے۔ اور یہ کہ اسلام میں یہ مسئلہ کوئی متنازع فیہ بات نہیں" اور تمام اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں پر کسی حال میں بھی نہ رکھا جائے۔

دنیا بھر کی اسلامی سلطنتوں کے مندوبین نے اس قرارداد کی پرزور تائید وحمایت کی لیکن یہ تیرہ بختی بدنصیبی اور شقاوت صرف پاکستان کے مندوب ٹی ایچ ہاشمی کے حصہ میں آئی جس نے اس قرارداد کی حمایت وتائید سے پہلو تہی اختیار کرکے دنیائے اسلام کی نظروں میں پاکستان کو ذلیل کیا ہم حکومت سے احتجاج کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ایسے شخص کو اس نے رابطہ عالم اسلامی کی کانفرنس میں بھیجا جو بجائے مسلمانوں اور اسلام کی نمائندگی کے قادیانیوں اور یہودیوں کو خوش کرے۔ تفصیل کے لئے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک (نقش آغاز از ایڈیٹر) اشاعت ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ملاحظہ فرمائیں۔

ان واقعات اور حقائق کے پیش نظر ہر مسلمان بالخصوص پاکستان کے تمام اکابر علماء مشائخ اور ایمانی جذبات رکھنے والے سنجیدہ حضرات پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ نہایت پُرامن اور مؤثر انداز میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ ہمہ گیر پیمانہ پر شروع کریں۔

ہر علاقہ اور شہر کے باشندوں کی طرف سے حکومت کو یہ متفقہ قراردادیں بھیجی جائیں اور اس موضوع کو علمی اور تحقیقی انداز میں مسلمانوں کے سامنے رکھا جائے۔ اور جس طرح قرآن کریم نے حقائق کی روشنی میں ہر باطل نظریہ اور کفر کا رد کیا۔ اہل علم حضرات بھی اسی طرح مثبت انداز میں مسئلہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کی توضیح وتشریح کیطرف خاص طور سے اور اس تحریک کے ساتھ جو قراردادیں منسلک ہیں وہ حکومت کو بھیجیں اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس وقت دین اسلام کا اوّلین فریضہ ہے۔ اسی جدوجہد میں مصروف ہوجائیں۔ حق تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

پی — سی — ٹی

مارکہ

پرزہ جات سائیکل

پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری

بٹ سائیکل سٹور نیلا گنبد۔ لاہور۔ فون نمبر 65309